صورت حال پر قابو پالیں گے۔ اور اسے سیاسی استحکام دے سکیں گے۔ اس کا جواب مستقبل کے پردے میں پوشیدہ ہے۔

پروفیسر مجددی نے حال ہی میں اپنے ایک انٹرویو میں کہا ہے کہ مغرب نے ہمارا نام بنیاد پرست رکھا ہے۔ آخر کیوں۔ کیا اپنے مذہب کو ماننا بنیاد پرستی ہے۔ کیا دوسرے ممالک مذہب کو نہیں مانتے انہیں بنیاد پرست کیوں نہیں کہا جاتا۔ پروفیسر مجددی بڑے روشن خیال اور انتہائی تعلیم یافتہ سیاستداں ہیں اگر وہ افغانستان کی موجودہ صورت حال پر قابو پاکر اسے ایک مستحکم سیاسی نظام دینے میں کامیاب ہوگئے تو یہ ایک بہت بڑا کارنامہ ہوگا۔

افغان قوم پیدائشی طور پر بہادر قوم ہے۔ اس نے بیش بہا قربانیوں کے بعد آزادی پائی ہے۔ اس آزادی کو برقرار رکھنے اور ملک کو ترقی کی راہ پر چلانے میں ابھی وقت لگے گا۔

جامعہ کا بحران

جامعہ ملیہ اسلامیہ جس کے بانیوں میں شیخ الہند مولانا محمود الحسنؒ مولانا محمد علی، اور حکیم محمد اجمل خاں رہے ہیں۔ تادم تحریر بند ہے۔ پرو وائس چانسلر پروفیسر مشیرالحسن کے ایک عاقبت نااندیشانہ اور احمقانہ انٹرویو کے بعد جو تنازعہ شروع ہوا تھا۔ وہ طول کھینچ گیا۔ وائس چانسلر مسٹر بشیر احمد نے جامعہ ملیہ کو بند کرادیا۔ طلباء سے۔ جو پروفیسر مشیرالحسن کے انٹرویو کے خلاف احتجاج کر رہے تھے ہوسٹل خالی کرالیا گیا۔ خاص بات یہ ہے کہ یہ امتحانات کا زمانہ تھا۔ اور امتحانات کے فوری بعد داخلوں کا سلسلہ شروع ہونے والا تھا۔ افسوس ہے کہ اس ساری کارروائی میں طلباء کو سب سے زیادہ نقصان پہونچا ہے۔

پروفیسر مشیرالحسن نے اب تک معافی نہیں مانگی۔ انہوں نے ایک اخباری انٹرویو میں سلمان رشدی کی بدنام زمانہ کتاب "شیطانی کلام" پر سے پابندی ہٹانے کی بات کہی تھی۔ گویا ان کے نزدیک شیطانی کلام پر پابندی اظہار خیال پر پابندی کے مترادف ہے جب ان کی اس رائے پر ہنگامہ شروع ہوا تو انہوں نے اگر مگر کے ساتھ بیانات دئے جو انگریزی اخبارات پابندی لائن کی خبر دینے میں بھی تکلف کرتے ہیں۔ وہ کالم کے کالم ان کے بیانات سے سیاہ کئے جا رہے ہیں۔

اسی سے اندازہ ہوتا ہے کہ پروفیسر مشیرالحسن کس قابل کے آدمی ہیں۔ کیا کوئی سنجیدہ اور پڑھا لکھا آدمی، ایک ناول (شیطانی کلام) کے متعلق یہ بات کہہ سکتا ہے کہ یہ اظہار خیال کا معاملہ ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ اس انسان کو تعلیم سے کوئی حصہ نہیں ملا۔ تعجب ہے کہ آپ کسی قومی لیڈر، راہنما، یا ایک عام انسان پر تو ذاتی حملے یا الزام تراشی نہیں کر سکتے۔ اس کے خلاف نقص امن ہتک عزت اور نہ جانے کتنے قوانین حرکت میں آجاتے ہیں۔ اس وقت اظہار خیالات کی آزادی کا کوئی سوال ذہن میں نہیں پیدا ہوتا۔ یہودیوں کے ایجنٹ سلمان رشدی نے ناول میں جس طرح رمزیہ انداز میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اہانت کر کے۔ مسلمانان عالم کا دل دکھایا، کیا وہ کسی طرح کی بھی ہمدردی کا مستحق ہے؟

بہتر تو یہ تھا کہ پروفیسر مشیرالحسن اپنے اس بیان کو واپس لیتے۔ اور غیر مشروط معافی مانگ کر توبہ کرتے لیکن انہوں نے ہٹ دھرمی کا ثبوت دیا ہے۔ اور اس سے زیادہ نادانی کا ثبوت وائس چانسلر نے جامعہ کو بند کر کے دیا ہے۔ اس کا مقصد صرف دباؤ ڈالنا ہے۔ کہ امتحان اور تعلیم کے نقصان کے ڈر سے طلبا اپنا ایجی ٹیشن واپس لے لیں۔ اگر وائس چانسلر چاہتے تو غیر مشروط معافی کے ذریعہ طلبا کو مطمئن کر کے اس تنازعہ کو بہ آسانی حل کرا سکتے تھے۔ معلوم نہیں ان کے پیچھے کون ڈور ہلا رہا ہے۔

گذارش

جوابی امور و خط و کتابت نیز منی آرڈر کرتے وقت اپنا خریداری نمبر حوالہ دینا نہ بھولیں۔ خریداری یاد نہ ہوسکنے کی صورت میں کم از کم جس نام سے آپ کا رسالہ جاری ہے۔ اس کی وضاحت ضرور فرمائیں۔

چیک سے رقم نہ روانہ کریں۔ صرف ڈرافٹ سے روانہ کریں۔ اور اس نام سے بنائیں۔ "برہان دہلی" "BURHAN DELHI"

پتہ:۔ ماہنامہ برہان، اردو بازار، جامع مسجد دہلی ۶